سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

اوم پرکاش اور دیگران
بنام
شیو کمار اور دیگران

6 دسمبر 2006

(ایس ۔ بی ۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

شہادت ۔ بارِ ثبوت ۔ وصیت نامہ کا نفاذ – وصیت کے پیش کنندگان کے خلاف مقدمہ جس میں اس پر من گھڑت ہونے کا الزام عائد کیا گیا تھا – ٹرائل کورٹ کی طرف سے مقدمہ خارج کرنا – پہلی اور دوسری اپیلیٹ عدالتوں کی طرف سے اس بنیاد پر فیصلہ دیا گیا تھا کہ وصیت کا پیش خیمہ وصیت کے ارد گرد کے مشکوک حالات کو دور کرنے میں کامیاب نہیں تھا ۔ اپیل پر فیصلہ دیا گیا کہ: وصیت کے پیش کنندہ پر یہ بوجھ ہوتا ہے کہ وہ شکوک وشبہات کو دور کرے ۔ ماتحت عدالتوں کی جانب سے شکوک وشبہات کی موجودگی سے متعلق جو حقائق طے کیے گئے، ان میں مداخلت کا جواز نہیں ۔

مدعی/ مدعیان (جواب دہندگان) نے اراضی پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے دعویٰ دائر کیا، یہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہ 'آ' مذکورہ زمین کی مالکن تھی اور وہ انتقال کر گئیں، اپنے پیچھے صرف مدعیان کو وارث چھوڑ کر؛ اور یہ کہ مدعا علیہ/ مدعا علیہان نے 'آ' کے نام سے ایک جعلی وصیت تیار کروائی اور اس کی بنیاد پر ریونیو ریکارڈ میں تبدیلی (انتقال) کروا کے قبضہ حاصل کر لیا ۔ ٹرائل کورٹ نے دعویٰ مسترد کر دیا، لیکن فسٹ اپیلیٹ کورٹ اور عدالت عالیہ نے اپیل میں یہ قرار دے کر دعویٰ منظور کر لیا کہ وصیت کی تیاری کے حوالے سے مشکوک حالات موجود تھے، اور مدعا علیہان انہیں دور کرنے میں ناکام رہے، جب کہ ان شکوک کو دور کرنے کا

بوجھ ان پر تھا۔لہذا موجودہ اپیل دائر کی گئی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت

فیصلہ: کسی بھی مشکوک حالات کو دور کرنے کا بوجھ وصیت کے بانی پر ہے۔مشکوک حالات کی موجودگی کے بارے میں دریافت کی حمایت میں ریکارڈ پر متعلقہ مواد موجود ہے۔لہذا، یہ عدالت پہلی اپیلیٹ عدالت اور عدالت عالیہ کے ذریعہ ریکارڈ کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت نہیں کرے گی۔(309-ایچ؛ 310-اے-بی)

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1035 آف 2000۔

1992 کے آر ایس اے نمبر 99 میں شملہ میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 28.5.1999 کے حتمی فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے اننت وجے پلی، ریکھا پلی اور شبر سنگھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے راجیش گپتا، ہرپریت سنگھ، پنیت دت تیاگی اور سندیپ پوری شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس مارکنڈے کاٹجو نے یہ اپیل ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 28 مئی 1999 کے آر ایس اے نمبر 99 میں 1992 کے فیصلے کے خلاف دائر کی ہے۔

فریقین کے وکیل کو سنا اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

مدعی مدعاعلیہان نے مذکورہ زمین پر قبضہ کرنے کے لئے مقدمہ دائر کرتے ہوئے الزام عائد کیا تھا کہ داتارام کی بیوہ شریمتی رام دتی مذکورہ زمین کی مالکن تھیں اور اکتوبر 1983 میں ان کی موت ہوگئی تھی۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مدعاعلیہ اور اپیل کنندگان نے شری متی رام دتی کی ایک جھوٹی اور من گھڑت وصیت تیار کی تھی اور اسی بنیاد پر ریونیو افسروں کی ملی بھگت سے ریونیو ریکارڈ میں تبدیلی کروائی تھی اور قبضہ بھی حاصل کیا تھا۔

مدعاعلیہ اور اپیل کنندگان نے مقدمہ لڑا اور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ شری متی رام دتی کی وصیت جسے 29.6.1997 کو مدعاعلیہان کے حق میں یقین دہانی کر دی گئی تھی، ایک جائز وصیت تھی جو 30.6.1967 کو سب رجسٹرار کے سامنے رجسٹرڈ کی گئی تھی۔

ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا لیکن پہلی اپیلیٹ عدالت نے اس فیصلے کو بدل دیا اور مقدمے کا فیصلہ سنایا اور پہلی اپیلیٹ عدالت کے فیصلے کو عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔

پہلی اپیلیٹ عدالت اور عدالت عالیہ دونوں نے کہا ہے کہ کسی بھی مشکوک صورتحال کو دور کرنے کا بوجھ مدعاعلیہان پر تھا جو وصیت کے پیش رو تھے لیکن مدعاعلیہ اور اپیل گزار ایسا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلی اپیلیٹ کورٹ اور عدالت عالیہ نے مختلف حالات کا نوٹس لیا ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شری متی رام دتی کے ذریعہ انجام دی گئی مبینہ وصیت پر عمل درآمد کے ارد گرد مشکوک حالات تھے، اور مدعا علیہ اپیل کنندگان ان شبہات کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ یہ قانون میں اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ کسی بھی مشکوک حالات کو دور کرنے کا بار وصیت کرنے والے پر ہے۔

عدالت عالیہ اور پہلی اپیلیٹ کورٹ کے فیصلوں میں جن تمام مشکوک حالات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں جانا ضروری نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ پہلی اپیلیٹ کورٹ کا نتیجہ یہ ہے کہ وصیت کے ارد گرد مشکوک حالات تھے جو حقیقت کی تلاش ہے، اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ حقائق کا یہ نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے یا غلط ہے۔ ہم نے پورے ریکارڈ کا مطالعہ کیا ہے اور ہم مطمئن ہیں کہ مذکورہ نتائج کی حمایت میں ریکارڈ پر متعلقہ مواد موجود ہے۔

لہذا ہم پہلی اپیلیٹ کورٹ اور عدالت عالیہ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے حقائق میں مداخلت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، اس اپیل میں کوئی وزن نہیں ہے۔ اسی کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

کے کے ٹی۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document